سوال

مسلمانوں کے خلاف کفار کی معاونت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مسلمانوں کے خلاف کفار کی معاونت کرنے والے کا شرعی حکم کیا ہے۔؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا ہر گز جائز نہیں ہے اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کا یہ عمل کفر اور ارتداد پر مبنی ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے: ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ '' (الآیۃ المائدۃ/51) ''اے ایمان والو تم یہود ونصاری کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں، تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہیں میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالی ہر گز راہ راست نہیں دکھاتا۔'' فقہاء اسلام جن میں آئمہ حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، اور حنابلہ اور ان کے علاوہ باقی سب شامل ہیں نے بالنص یہ بات کہی ہے کہ کفار کو ایسی چیز بیچنا حرام ہے جس سے وہ مسلمانوں کے خلاف طاقت حاصل کریں چاہے وہ اسلحہ ہو یا کوئی جانور اور آلات وغیرہ۔ لہذا انہیں غلہ دینا اور انہیں کھانا یا پینے کے لیے پانی وغیرہ یا کوئی دوسرا پانی اور خیمے اور گاڑیاں اور ٹرک فروخت کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی ان کی نقل وحمل کرنا، اور اسی طرح ان کے نقل وحمل اور مرمت وغیرہ کے ٹھیکے حاصل کرنا بھی جائز نہیں بلکہ یہ سب کچھ حرام میں بھی حرام ہے، اور اس کا کھانے والا حرام کھا رہا ہے اور حرام کھانے والے کے لیے آگ یعنی جہنم زیادہ بہتر ہے۔ گویا انہیں کوئی ادنیٰ سی بھی ایسی چیز دینی جائز نہیں جس سے وہ مسلمانوں کے خلاف مدد حاصل کر سکتے ہوں۔ امام نووی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب "المجموع" میں کہتے ہیں: ''وَأَمَّا بَيْعُ السِّلاحِ لأَهْلِ الْحَرْبِ فَحَرَامٌ بِالإِجْمَاعِ.. اہ.'' اہل حرب یعنی (لڑائی کرنے والے کافروں) کو اسلحہ بیچنا بالاجماع حرام ہے۔ اھ اور حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب "اعلام الموقعین میں کہا ہے: امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: ''قَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ بَيْعِ السِّلاحِ فِي الْفِتْنَةِ... وَمِنْ الْمَعْلُومِ أَنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَتَضَمَّنُ الإِعَانَةَ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ, وَفِي مَعْنَى هَذَا كُلُّ بَيْعٍ أَوْ إِجَارَةٍ أَوْ مُعَاوَضَةٍ تُعِينُ عَلَى مَعْصِيَةِ اللَّهِ كَبَيْعِ السِّلاحِ لِلْكُفَّارِ وَالْبُغَاةِ وَقُطَّاعِ الطَّرِيقِ... أَوْ إِجَارَةُ دَارِهِ لِمَنْ يُقِيمُ فِيهَا سُوقَ الْمَعْصِيَةِ, وَبَيْعِ الشَّمْعِ أَوْ إِجَارَتِهِ لِمَنْ يَعْصِي اللَّهَ عَلَيْهِ, وَنَحْوِ ذَلِكَ مِمَّا هُوَ إِعَانَةٌ عَلَى مَا يُبْغِضُهُ اللَّهُ وَيُسْخِطُهُ اہ'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ میں اسلحہ فروخت کرنے کے لیے منع کیا ہے۔۔۔۔ اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ اس طرح کی فروخت میں گناہ اور دشمنی میں معاونت پائی جاتی ہے، اور اسی معنی میں ہر وہ خرید وفروخت یا اجرت اور معاوضہ جو اللہ تعالی کی معصیت ونافرمانی میں معاونت کرے وہ بھی حرام ہے مثلاً کفار یا ڈاکوؤں کو اسلحہ فروخت کرنا یا کسی ایسے شخص کو مکان کرائے پر دینا جو وہاں معصیت ونافرمانی کا بازار گرم کرے۔ اور اسی طرح کسی ایسے شخص کو شمع فروخت کرنا یا کرائے پر دینا جو اس کے ساتھ اللہ تعالی کی نافرمانی ومعصیت کرے یا اسی طرح کوئی اور کام جو اللہ تعالیٰ کے غیظ وغضب دلانے والے کام میں معاون ثابت ہو۔ اھ اور موسوعہ فقہیہ 25/153 میں مکتوب ہے کہ: ''يَحْرُمُ بَيْعُ السِّلاحِ لأَهْلِ الْحَرْبِ وَلِمَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ يُرِيدُ قَطْعَ الطَّرِيقِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَوْ إِثَارَةَ الْفِتْنَةِ بَيْنَهُمْ, وَقَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ: لا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَحْمِلَ إِلَى عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ سِلاحًا يُقَوِّيهِمْ بِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ, وَلا كُرَاعًا, وَلا مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى السِّلاحِ وَالْكُرَاعِ (الکراع ہی الخیل); لأَنَّ فِي بَيْعِ السِّلاحِ لأَهْلِ الْحَرْبِ تَقْوِيَةً لَهُمْ عَلَى قِتَالِ الْمُسْلِمِينَ, وَبَاعِثًا لَهُمْ عَلَى شَنِّ الْحُرُوبِ وَمُوَاصَلَةِ الْقِتَالِ, لاسْتِعَانَتِهِمْ بِهِ وَذَلِكَ يَقْتَضِي الْمَنْعَ اہ.'' اہل حرب اور ایسے شخص جس کے بارہ میں معلوم ہو کہ وہ ڈاکو ہے اور مسلمانوں کو لوٹے گا یا پھر مسلمانوں کے مابین فتنہ پھیلائے گا اسے اسلحہ بیچنا حرام ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: کسی بھی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ وہ مسلمانوں کے دشمن کے پاس اسلحہ لیجائے اور انہیں مسلمانوں کے مقابلہ میں اسلحہ کے ساتھ تقویت دے، اور نہ ہی انہیں گھوڑے، خچر اور گدھے دینا حلال ہیں، اور نہ کوئی ایسی چیز جو اسلحہ اور گھوڑے، خچر اور گدھوں کے لیے مدد ومعاون ہو۔ اس لیے کہ اہل حرب کو اسلحہ بیچنا انہیں مسلمانوں سے لڑائی کرنے میں تقویت پہنچانا ہے، اور اس میں ان کے لیے لڑائی جاری رکھنے اور اسے تیز کرنے میں بھی تقویت ملتی ہے، کیونکہ وہ ان اشیاء سے مدد حاصل کرتے ہیں جس کی بنا پر یہ ممانعت کی متقاضی ہے۔ اھ یہ مسئلہ کوئی عادی اور عام یا پھر چھوٹا

ساگناہ ومعصیت نہیں بلکہ یہ مسئلہ توعقیدہ توحیداور مسلمان کی اللہ تعالی کے دین سے محبت اوراللہ کے دشمنوں سے برات ولا لعلقی سے تعلق رکھتا ہے، آئمہ کرام نے اپنی کتب میں اس کے بارہ میں اسی طرح لکھا ہے۔ شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نےاپنے فتوی میں کہا ہے : "وقد أجمع علماء الإسلام على أن من ظاهر الكفار على المسلمين وساعدهم بأي نوع من المساعدة فهو كافر مثلهم، كما قال الله سبحانه (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ) المائدة/51" علماء اسلام کا اس پراجماع ہے کہ جس نے بھی مسلمانوں کے مقابلہ میں کفارکی مدد ومعاونت کی اور کسی بھی طریقہ سے ان کی مدد کی وہ بھی ان کی طرح ہے کافر ہے۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے : ''اے ایمان والو تم یھود ونصاری کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں، تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہیں میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالی ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا'' (المائدة :51) (فتاوی ابن باز رحمہ اللہ (274/1) ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ